جاوید شیخ کی پہلی فلم "دھماکہ" کا بے لاگ تبصرہ

"دھماکہ" پر بے لاگ تبصرہ

عام فلموں سے مختلف ایک جاسوسی فلم

ہدایت کار : قمر زیدی

مصنف : ابن صفی بی اے

موسیقار : لعل محمد اقبال

نغمہ نگار : سرور بارہ بنکوی، ابن صفی

عکاس : مدن، شفق، رشید چوہدری

صدا بندی : ہاشم قریشی

تدوین : ظہیر مہدی

فائٹ : زبیر

ستارے : شبنم، جاوید اقبال، رحمن، مولانا ہپی، نیلی، تمنا، قربان جیلانی، نغمہ لوسی، عرش منیر، لہری اور شائستہ قیصر

فلم "دھماکہ" اداکار جاوید شیخ کی پہلی فلم تھی جو ۱۴ دسمبر ۱۹۷۴ء کو ملک گیر سطح پر ریلیز ہو کر بری طرح فلاپ گئی تھی۔ جاوید شیخ کے پرستار بہت کچھ جاننا اور پڑھنا چاہتے۔ ہم نے اس سلسلے میں Legend ہیرو جاوید شیخ کی فلم "دھماکہ" کے تبصرے کو انتہائی ضروری سمجھا لہٰذا ہم نے مدیر نگار (جناب اسلم الیاس رشیدی) کے تعاون کے نگار کے ریکارڈ فائل سے فلم "دھماکہ" کے تبصرے کو حاصل کیا جو ہم قارئین خصوصاً (پرستاران جاوید شیخ) کی خواہش پر ہفت روزہ نگار کے تعاون سے پیش کر رہے ہیں۔

(عبدالجبار ساگر بلوچ)

"دھماکہ" مشہور جاسوسی ناول نگار ابن صفی کی تخلیق ہے اور اس لئے اس فلم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ مگر ابن صفی کے پڑھنے والے "دھماکہ" میں اپنے محبوب کردار عمران، جولیانا، روشی، فریدی، حمید اور جوزف وغیرہ کو نہ دیکھ سکے۔ صرف ظفرالملک اور جیمسن کے دیدار ہو سکے البتہ چند شگفتہ جملوں میں ابن صفی کا رنگ نظر آیا ورنہ دور دور تک ابن صفی کا پتہ نہیں تھا۔ بہرحال "دھماکہ" اس لئے قابل قدر ہے کہ وہ عام فارمولا فلموں سے ہٹ کر ہے اور اس میں نئے چہروں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے جو اس کمرشل دور میں بڑی بات ہے۔

فلم کی کہانی

شہر میں دھماکے اور قتل ہوتے ہیں تو ایکسٹو ظفرالملک جاوید اقبال کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس کیس کا پتہ چلائے کیونکہ ایک لڑکی رینا اور بدمعاشوں کے ایک شخص کا قتل ہو جاتا ہے اور انسپکٹر نجمی کی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ دوسرے رینا ایک غیر ملکی سفارت خانے سے تعلق رکھتی تھی۔ چنانچہ ظفرالملک اپنے سیکریٹری جیمسن کے ساتھ اس کی تلاش شروع کرتے ہیں۔ انہیں پتہ چلتا ہے کہ ایک غیر ملکی باشندہ اسمگلروں کے ساتھ پاکستان میں داخل ہوا تھا۔ اسمگلر تو مارے گئے مگر وہ بچ گیا۔ اس شخص کو بلیک میلنگ کی ٹریننگ بھیل دی گئی تھی چنانچہ وہ پاکستان آکر لوگوں کو بلیک میل کر رہا ہے چنانچہ بیگم صمدانی کو ایک نقاب پوش بلیک میل کرتا ہے۔ اس کو Injection لگا کر بے ہوش کر کے اس کے بھتیجے کے ساتھ تصویر کھنچوا لیتا ہے۔ یہ کام وہ جمیل (قربان جیلانی) کے ذریعہ کرتا ہے جو خود اس کی بلیک میلنگ کا شکار ہے۔ جمیل کو نقاب پوش کے احکامات پہنچا رہے ہیں۔ جمیل ان سے سارا راز اگل دیتا ہے۔ وہ بتا دیتا ہے کہ اصل سرغنہ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ بہرحال وہ اسے چھوڑ دیتے ہیں بیگم صمدانی کی بھانجی صبیحہ (شبنم) اپنی سوتیلی ماں (تمنا) اور نانی عرش منیر کے ساتھ رہتی ہے۔ جمیل نقاب پوش کے ایما پر صبیحہ پر غنڈوں کے ذریعے حملہ کراتا ہے مگر ظفرالملک اسے بچا لیتا ہے۔ اس طرح دونوں میں تعارف ہو جاتا ہے۔ لڑائی میں صبیحہ کا لاکٹ گر جاتا ہے اور ظفرالملک اسے دینے کے لئے صبیحہ کے گھر جاتا ہے جہاں وہ مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے مگر

صبیحہ اسے بچالیتی ہے۔ دونوں کی ملاقاتیں کلچر سینٹر میں ہوتی ہیں جس کا مالک خاور زمان (رحمٰن) ہے نقاب پوش جمیل کو صبیحہ سے تعلقات بڑھانے کے لئے کہتا ہے مگر جب وہ اسے بتاتا ہے کہ ظفر الملک میں صبیحہ دلچسپی لے رہی ہے تو وہ اسے منع کردیتا ہے اور لوسی کو ظفر الملک کے پیچھے لگادیتا ہے۔ لوسی ظفر الملک کے البم سے اس کی ایک لڑکی کے ساتھ کھینچی ہوئی تصاویر چرا لیتی ہے اور وہ تصاویر صبیحہ تک پہنچادی جاتی ہے۔ جسے دیکھ کر صبیحہ ظفر الملک سے بدظن ہوجاتی ہے۔ دوسری جانب جمیل نے نقاب پوش سے بلیک میل ہونے کی یہ قیمت طلب کی تھی کہ وہ ظفر الملک کو اس کے اور صبیحہ کے درمیان سے ہٹادے اسی دوران جمیل ان لوگوں کو برابر رپورٹ دیتا ہے اور وہ لوگ صدیقی کے گھر میں ڈکٹوفون لگا کر ان کے درمیان ہونے والی تمام باتیں سنتے رہتے ہیں۔ پروفیسر خود بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ ظالم نقاب پوش ایک مرتبہ کوڑوں سے جمیل کی پٹائی کرتا ہے۔

اب کہانی کلائمکس کی طرف پہنچتی ہے۔ بیگم صمدانی نقاب پوش کے کہنے پر صبیحہ کو لے کر کیماڑی میں واقع صدیقی کے گھر پہنچتی ہے جہاں نقاب پوش اس کی صدیقی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں تصویر کھینچنا چاہتا ہے مگر وہاں ظفر الملک اور جیمسن پولیس کو لے کر پہنچ جاتے ہیں۔ اور صدیقی کو گرفتار کرلیا جاتا ہے مگر نقاب پوش فرار ہوجاتا ہے اور دونوں اس کا تعاقب کرتے ہیں مگر نقاب پوش پروفیسر کے بنگلے میں آکر غائب ہوجاتا ہے۔ یہ لوگ پروفیسر سے دریافت کرتے ہیں کہ نقاب پوش کہاں ہے وہ لاعلمی ظاہر کرتا ہے اس وقت جیمسن "دھماکہ" کرتا ہے جس سے اپاہج پروفیسر اٹھ کر کھڑا ہوجاتا ہے اور ان سے لڑنے لگتا ہے آخر میں جیمسن اسے بے ہوش کرکے اس کی نقلی داڑھی اتارتا ہے تو وہ کلچر سینٹر کا مالک خاور زمان نکلتا ہے۔

کہانی پر تبصرہ

جہاں تک کہانی کا تعلق ہے تو یہ ایک سیدھی سادی سی ایک بلیک میلر کی کہانی ہے جس میں کئی خامیاں ہیں اول تو خاور کو کہانی کے مطابق غیر ملکی ہونا چاہئے تھا جو وہ نہیں تھا جب اس کو اتنا بااثر یا باخبر بتایا گیا تھا تو وہ جمیل کی مخبری کے معاملے میں کیوں بے خبر رہا اور جمیل نے پروفیسر کو ظفر الملک کے بارے میں کیوں نہیں بتایا جب کہ دونوں بظاہر ایک دوسرے کے ہمدرد نظر آتے ہیں۔ پھر پوری فلم میں یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ ایکٹو کون ہے اور وہ کیوں ظفر الملک کو اس تفتیش پر مقرر کرتا ہے جب کہ یہ معمولی کیس پولیس کا تھا۔ اس طرح بے شمار جھول و جھپ اس فلم میں پائے جاتے ہیں۔

رقص و تدوین

مغربی رقص عام انداز کے ہیں صرف شائستہ کا رقص اچھا ہے جو فلم کی جان ہے یہ کلاسیکل طرز کا ہے اور مغربی رقص کے ہنگاموں میں بڑی ریلیف دیتا ہے۔ تدوین اچھی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ ایڈیٹر نے ان مناظر میں تسلسل پیدا کرنے کے لئے کتنی کاوش کی ہوگی پھر بھی کئی مناظر بہت ست ہیں اور کہانی کی رفتار ست پڑجاتی ہے۔ ڈبنگ بھی اچھی نہیں ہے البتہ زبیر احمد نے فائٹ اچھی کمپوز کی ہے۔

اداکاری

ساری فلم پر مس ہپی یعنی شبنم اور مولانا ہپی چھائے ہوئے ہیں رحمٰن نے اپنا مختصر رول اچھا نبھایا ہے قربان جیلانی کو کوئی چانس نہیں مل سکا۔ نئے ہونے کے اعتبار سے جاوید اقبال (موجودہ جاوید شیخ) بہت اچھا رہا۔ اس کا تلفظ ضرور خراب ہے اور ڈائیلاگ ڈیلیوری اتنی اچھی نہیں ہے البتہ فیس اچھا ہے اور آگے چل کر اچھا ہیرو ثابت ہوسکتا ہے۔ نینی اور لری نے اپنے کردار محنت سے ادا کئے ہیں۔ تمنا اور عرش منیر بھی اچھی رہیں مولانا ہپی نے جیمسن کا کردار نہایت خوبی سے ادا کیا ہے۔ ویسے تو ظفر الملک کے لئے جاوید اقبال کا انتخاب صحیح نہیں تھا کیونکہ ناول کے مطابق ظفر الملک ایک تنومند نوجوان ہے۔ یہ رول محمد علی پر خوب جچتا نغمہ کو رقص میں شامل کرکے ضائع کیا گیا۔

منظرنامہ و مکالمے

فلم کا منظرنامہ ناقص ہے۔ کئی جگہ کہانی کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے علاوہ ازیں کرداروں کا تعارف اور کہانی کے واقعات پروفیسر کی زبانی لمبے لمبے مکالموں کے ذریعے کرایا گیا ہے۔ اس طرح تماشائی پہلے واقعہ سن لیتا ہے پھر اس کی تصویر دیکھتا ہے تو اس کی دلچسپی منظر سے ختم ہوجاتی ہے۔ جیمسن کے مکالمے شگفتہ ہیں۔

موسیقی و نغمات

لعل محمد اقبال کی موسیقی اوسط سے اونچی ہے انہوں نے دو گانوں کی دھنیں بڑی پیاری بنائی ہیں۔ ایک پنگ والے گانے کی اور دوسرے حبیب ولی محمد کے گانے کی' ٹائٹل میوزک اچھا ہے۔ جاسوسی فلموں میں بیک گراؤنڈ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے "دھماکہ" کا پس منظر میوزک اتنا اچھا نہیں ہے جتنا ہونا چاہئے تھا۔ اسے زیادہ سے زیادہ اوسط درجے کا کہا جاسکتا ہے۔

عکاسی و صدابندی

فلم کی عکاسی عمدہ ہے خصوصاً رات کے سین بہت اچھے فلمائے گئے ہیں کیونکہ متعدد عکاسوں نے عکس بندی کی ہے۔ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ کون سے مناظر کس عکاس کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ ٹائٹل کی عکاسی اور چند شارٹس اچھے لئے گئے ہیں۔ شبنم کو حسین انداز میں ایکسپوز کیا گیا ہے گانوں کی ریکارڈنگ عمدہ اور مکالمے صاف ہیں۔

ہدایت کاری

جاسوسی فلم کی تیکنیک قطعی جدا ہوتی ہے ہمارے ہاں اب تک کوئی ہدایت کار اس ضمن میں پورا نہیں اتر سکا ہے چنانچہ حسن طارق کی "قتل کے بعد" باقر رضوی کی "زندہ لاش" اور منور رشید کی "روٹھا نہ کرو" کے بعد اب قمر زیدی کی "دھماکہ" میں تقریباً ناکام ہوچکے ہیں۔